# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 23 دسمبر 2019ء بمطابق 25 ربیع الثانی 1441 ہجری دو بجکر چونتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۗ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔

(ترجمہ): وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا، اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا پاک ہے اللہ اُس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے اس کے لیے بہترین نام ہیں ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اُس کی تسبیح کر رہی ہے، اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیمِ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ‘Leave applications’: جناب ریاض خان صاحب ایم پی اے، For today؛ ڈاکٹر امجد علی صاحب وزیر معدنیات، For five days, 23rd to 27th؛ محترمہ نادیہ شیر ایم پی اے صاحبہ، For today؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ ایم پی اے، For today؛ جناب انجینئر فہیم احمد خان صاحب، For 12 days, 23rd December to 3rd January؛ مولانا لطف الرحمان صاحب ایم پی اے، For today؛ جناب نثار احمد مہمند ایم پی اے، For today؛ جناب فیصل زیب خان ایم پی اے، For today؛ جناب عاقب اللہ خان ایم پی اے، For today؛ جناب نذیر احمد عباسی صاحب ایم پی اے، For today؛ جناب حاجی انور حیات صاحب، For today؛ جناب محمد ظاہر شاہ طورو ایم پی اے، For today؛ جناب سید محمد اشتیاق منسٹر فار انوائرنمنٹ، For today؛ محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ ایم پی اے؛ For today, Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

## مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Item No. 03, ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I, hereby nominate the following Members in order of priority to form a ‘Panel of Chairmen’ for the current session:

1. Mr. Shafi Ullah;
2. Muhammad Abdul Salam;
3. Mr. Wajid Ullah Khan; and
4. Mr. Laiq Muhammad Khan.

## عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 04 ‘Committee on Petitions’: In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I, hereby constitute a ‘Committee on Petitions’ comprising the

following Members under the chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Shafi Ullah;
2. Mr. Sardar Khan;
3. Malik Shoukat Ali;
4. Mr. Bilawal Afridi;
5. Mr. Hafiz Isam-ud-Din; and
6. Miss Zeenat Bibi.

(Interruption)

جناب سپیکر: پریولج لے لیں پھر کر لیں، پریولج لے لیں پھر کر لیں، After privilege, Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 40, in the House. Mr. Waqar Ahmad Khan, پہلے تو میں گزارش کرتا ہوں اس پریولج سے پہلے کہ وقار احمد خان صاحب کی والدہ صاحبہ تین چار دن پہلے ان کی Death ہوئی ہے، ان کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔ عنایت صاحب، عنایت صاحب، فاتحہ۔

(اس مرحلہ پر مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر! اس کے ساتھ فاروق شاہ ایڈوکیٹ کو بھی شہید کیا گیا ہے، ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے، میرا بہنوئی تھا۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی گئی)

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

## مسئلہ استحقاق

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب! مورخہ 23/11/2019 کو میں اپنے حلقہ نیابت میں موجود تھا، وہاں پر وفاقی وزیر سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے ایک پراجیکٹ توتانو بانڈئی ٹو غاخی بانڈہ ADP No. 963/190509, ADP 2019-20 کا افتتاح کر رہے تھے جس کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! جب میں نے متعلقہ اہلکاروں سے بات کی تو وہ کہنے لگے کہ ہم پر ضلعی انتظامیہ کا دباؤ ہے، ضلعی انتظامیہ کا مؤقف تھا کہ ہم پر اوپر سے دباؤ ہے۔ KPPRA Rules 2014 کے مطابق ابھی تک کسی کو کنٹریکٹ بھی نہیں دیا گیا تھا کیونکہ ابھی طریقہ کار بھی ادھورا تھا، بحیثیت متعلقہ حلقہ ممبر یہ میرا استحقاق بنتا تھا کہ کم از کم مجھے دعوت دیتے، لہذا میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ تحریک کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کر کے یہ معلوم کیا جائے کہ آخر محکمہ نے اتنی بڑی کوتاہی کیسے کی کہ طریقہ کار

نامکمل ہونے کے باوجود افتتاح کروایا گیا اور بحیثیت متعلقہ ممبر مجھے یکسر نظر انداز کیا گیا؟ اخباری اشتہار سب لف ہے۔

جناب سپیکر صاحب! یہ پوری ڈیٹیل جو ہے، اخبار میں لکھا ہوا ہے، ٹیکنیکل اوپننگ اس ٹینڈر کی جو تھی وہ 21/11 کو تھی اور فنانشل اوپننگ، سات دنوں کے اندر اندر اگر فنانشل اوپننگ مکمل نہیں ہوتی تو اس کو Revise کیا جاتا ہے، تو مجھے یہ نہیں معلوم، میں یہ نہیں کہتا سر، کہ یہ افتتاح نہیں ہونا چاہیئے، کرنا چاہیئے، ہر جگہ ہونا چاہیئے لیکن کم از کم جس حلقے میں ہو اس حلقے کے ممبر کو کم از کم مدعو کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب! یہ پراجیکٹ پراونشل ہے، ہماری صوبائی حکومت کا ہے، ہم یہاں سے بجٹ پاس کرتے ہیں، سکیمیں یہاں سے پاس ہوتی ہیں، فیڈرل منسٹر صاحب آتے ہیں، افتتاح کرتے ہیں، Most welcome، ہم اس کو ہار بھی پہنائیں گے لیکن کم از کم یہ تو میرا استحقاق ہے کہ وہ آتا ہے، وہاں پر تختیاں لگاتا ہے اور مجھے دعوت بھی نہیں دیتا؟ جناب سپیکر صاحب! اس ہاؤس کی ایک رپورٹ ہے، ہمارے قلندر خان لودھی صاحب، معزز رکن صاحب نے بھی ایک استحقاق پیش کیا تھا 09-2008 میں، اس کی سفارشات کے مطابق فیڈرل گورنمنٹ کا پراجیکٹ اس تختی پر ممبر صوبائی اسمبلی کا بورڈ ہونا چاہیئے، یہ تو پھر بھی صوبائی گورنمنٹ کا پراجیکٹ ہے تو جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے یہ سفارش کرتا ہوں کہ اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور آئندہ کے لئے جو بھی پراجیکٹ ہو، جو بھی افتتاح ہو، کم از کم ممبر صاحب کو مدعو کیا جائے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Communication and Works, Akbar Ayub Khan.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! مجھے تو ان کی اس تحریک استحقاق سے معلوم ہوا کہ کوئی افتتاح ہوا ہے لیکن جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق کس کے خلاف پیش کر رہے ہیں، پورے ڈیپارٹمنٹ کے خلاف کر رہے ہیں، یہ تو کسی شخص کے خلاف، یہ تو تحریک استحقاق بنتی ہی نہیں ہے، وقار صاحب بہت محترم ہمارے ممبر ہیں، ان کا یہ کہنا بھی درست ہے، اگر کوئی افتتاح ہوا ہے تو ان کو لازمی ادھر بلانا چاہیئے تھا، اس سے میں Disagree نہیں کرتا لیکن اس کو کمیٹی کو بھیجنے کی جناب سپیکر، مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی اور ہمارے پراونشل منسٹر ادھر موجود تھے ادھر افتتاح کے اوپر اور فیڈرل منسٹر بھی جناب سپیکر، وہ اس ملک کا فیڈرل منسٹر ہے، وہ اپنے حلقے میں، اس کو افتتاح کرنے سے میں تو نہیں روک سکتا، جناب سپیکر! میں تو کسی کو بھی نہیں روک سکتا اور ذاتی طور پہ اور As a

policy جناب سپیکر، یہ افتتاح والا کام تو یہ ایک کوئی قانونی نہیں ہے جی، یہ تو ہم Facilitate کرتے ہیں اور میں خود ذاتی طور پہ جناب سپیکر، کبھی، (مداخلت) ذرا ہمیں جواب دینے دیں پھر مہربانی کریں آپ، جناب سپیکر! میں نے کبھی کسی کے حلقے میں جاکے افتتاح نہیں کیا، ہم تو خوش ہوتے ہیں کہ ایم پی ایز اپنے حلقوں میں خود افتتاح کریں، میں وقار خان کو بھی کہوں گا کہ یہ بھی جاکے اس کا افتتاح کریں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: کون پہلے بات کرے گا؟

میاں نثار گل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سپیکر صاحب! آپ بھی پارلیمان کے ممبر رہ چکے ہیں ماشاءاللہ، اکبر ایوب صاحب بھی اچھے آدمی ہیں لیکن یہ بات کہنا کہ افتتاح کوئی قانونی حق کسی کو نہیں ہے، ہم یہ نہیں کہنا چاہتے کہ ہم نے یہ پراجیکٹس منظور کروائے ہیں لیکن ایک مثال دینا چاہتا ہوں، لیاقت خٹک صاحب ہمارے بھائی ہیں، پرانے پارلیمنٹرین ہیں، کرک گئے تھے، ہم دو ایم پی ایز کرک سے Belong کرتے ہیں، ہمیں Invitation بھی نہیں دی، ہم نے ان کو چائے پر بھی مدعو کیا کہ آئیں ہمارے ساتھ چائے پییں، اپنی عزت بڑھائیں، مطلب اگر آپ اس حلقے کے ایم پی اے کو Invite نہیں کرتے تو یہ اچھی بات نہیں ہے، پراونشل اے ڈی پی کا افتتاح اس نے کرک میں کروایا ہے، ملک ظفر اعظم بھی اس دن کرک میں موجود تھے، میں بھی موجود تھا، یہ کونسی Tradition آپ لوگ رکھ رہے ہیں کہ جی افتتاح ایک دفعہ آپ کر لیں پھر میں کر لوں، یہ تو پھر افتتاح نہیں ہوا، ایک رسم و رواج ہونا چاہیئے اسمبلی کا، ایک طریقہ ہونا چاہیئے، پراونشل اے ڈی پی پہ پراونشل ایم پی اے کا حق ہوگا کیونکہ ہم نے ادھر ووٹ دیا ہے، ہم نے اس کو پاس کیا ہے، ہم کبھی بھی نہیں کہتے کہ فیڈرل منسٹر افتتاح نہ کروائیں، ان کے حلقے ہیں لیکن اسی طرح ہمارے بھی حلقے ہیں، ہمارے حلقوں میں دراندازی نہ ہو، یہ کہتے ہیں کہ پراونشل اے ڈی پی کا پراجیکٹ ہے، پراونشل اے ڈی کے پراجیکٹ میں ایک فیڈرل منسٹر آکے افتتاح کروا رہا ہے تو میرے خیال میں پانچ سال تو پھر اسی طرح گزریں گے، تھوڑا بہت، تو ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی ہے کہ منتخب نمائندہ اس Constituency کا افتتاح کرے گا، یہ پلیز جواب تھوڑا درست کر لیں کیونکہ ریکارڈ پہ آ رہا ہے۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس بات کو وقار خان صاحب، آپ بھی جا کے افتتاح کر دیں بس، آپ کو کوئی نہیں روکے گا، آپ جا کے افتتاح کریں، افتتاح کریں آپ جا کے بس، آپ کا حلقہ ہے، آپ افتتاح کر دیں ٹھیک ہے۔

جناب وقار احمد خان: وہ تو انہوں نے کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ایک انہوں نے کر دیا نا، اب آپ بھی کر دیں کوئی فرق نہیں پڑتا، آپ کر دیں جا کے (مداخلت) بس کوئی نہیں، نہیں ہم آپ کو دے رہے ہیں، ہم کہتے ہیں آپ افتتاح کریں جا کے، آپ افتتاح کریں، آپ کے حلقے میں ہے، آپ افتتاح کریں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک بات اکبر ایوب صاحب نے صحیح کہی ہے، یہ افتتاح کرنا اور تختیوں پہ نام لکھنا یہ قانوناً جرم ہے لیکن اب کوئی کرتا ہے تو کرتا رہے، اب اس کو کوئی پوچھتا نہیں ہے تو وہ چل سو چل والی بات ہے ورنہ چونکہ یہ سٹیٹ کا فنڈ ہے، عوام کا پیسہ ہے تو بس ایک روٹین چل رہی ہے، Unhealthy practices تو بڑے زمانے سے تو چل ہی رہی ہیں تو آپ افتتاح کر دیں اس کا، اس کو وائنڈ اپ کر لیتے ہیں۔ Mr. Arbab Jehandad Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 41, in the House, Mr. Arbab Jehandad Khan، ارباب جہانداد خان کدھر ہیں؟ نہیں ہیں، Lapsed۔

## توجہ دلاؤ نوٹس

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 08: Ms. Humera Khatoon, MPA, to please move her call attention notice No. 754, in the House, Ms. Humera Khatoon.

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! حال ہی میں پشاور کے مختلف پولیس سٹیشنوں میں حوالاتیوں کی ہلاکت کے پے در پے واقعات رونما ہوئے ہیں جو کہ عوام میں تشویش کا باعث بنے ہیں۔

میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ حال ہی میں پشاور کے مختلف پولیس سٹیشنوں میں حوالاتیوں کی ہلاکتوں کے پے در پے واقعات رونما ہوئے ہیں جو کہ عوام میں تشویش کا باعث بنے ہیں۔ خان رازق شہید پولیس سٹیشن میں گزشتہ روز حوالتی

کی ہلاکت کا معاملہ پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ حالیہ دنوں میں پولیس سٹیشن ٹاؤن، ہشتنگری، یکہ توت اور شرقی میں بھی حوالاتیوں کی ہلاکتوں سے متعلق خبریں اخبارات کی زینت بنی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! پشاور کے تھانوں میں حوالاتیوں کی ہلاکتوں کے بڑھتے ہوئے واقعات سے عوام باالخصوص پشاور کے شہریوں میں تشویش کی لہر پیدا ہوئی اور عوام میں عدم تحفظ کے احساس کا بڑھ جانا ایک لازمی امر ہے، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت فوری طور پر اس انتہائی اہم عوامی مسئلے سے متعلق درست حقائق سے اس معزز ایوان کو آگاہ کرے تاکہ عوام بالخصوص پشاور کے شہریوں کی تشویش کا سدباب ممکن بنایا جا سکے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Minister for Law, to respond, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں بھی اس بارے میں بولنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، مائیک کھولیں نگہت بی بی کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کام نہیں کر رہا ہے سر۔

جناب سپیکر: جی 'آن' ہو گیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میری بہن نے جو ابھی بات کی ہے سر، ہم نے ہمیشہ پولیس کا ساتھ دیا کہ پولیس ہمیشہ فرنٹ لائن پہ ہمارے لئے محافظ کی طرح رہتی ہے لیکن بات یہ ہوتی ہے کہ پولیس کے کچھ افسران جو ہیں وہ کالی بھیڑوں کا اس میں ایک کردار ادا کرتے ہیں جس سے کہ ہر ادارہ جو ہے وہ ایک ادارہ ادارے کے طور پہ ہم اس کو نہیں لیتے ہیں لیکن Individual کے طور پر ہم اس کو لیتے ہیں، یہ واقعی ہلاکتوں کا سلسلہ جو ہے اور جس طریقے سے تشدد ہو رہا ہے جناب سپیکر۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is there any representative from police in the House?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: No, Sir, no no کوئی بھی نہیں ہے، آپ کا سر آرڈر جو ہوتا ہے، وہ کوئی بھی نہیں مانتا ہے، آپ یقین کریں آپ کی چیئر کا آرڈر کوئی نہیں مانتا۔

جناب سپیکر: ان کا Designation لے کے آئیں، کیا ہے جی ان کا Designation؟ ہاں Designation لائیں ان کا کیا ہے اور آپ Kindly یونیفارم میں آیا کریں تاکہ پتہ لگے کہ پولیس کی کوئی نمائندگی کر رہا ہے یہاں پہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں اس بات پہ ان کے ساتھ یہ اتفاق، سر، کوئی بھی نہیں آتا ہے، یہ تو میں آپ کو پہلے ہی بتا چکی ہوں۔

جناب سپیکر: ہے، کوئی صاحب ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اگر مجھے Continue کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ ایک المیہ ہمارے معاشرے میں بن چکا ہے کہ اگر بڑے سے بڑا جو ایک بندہ ہو گا جو قتل کر دے گا، جو ڈاکہ ڈالے گا، اس کو تو اس کی سفارش کی وجہ سے، اس کے دوستوں کی وجہ سے اس کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیا جائے گا، اس کو گھر کا کھانا بھی ملے گا، سب کچھ ملے گا لیکن جو غریب لوگ ہیں، ان پہ جو تشدد ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب! اس تشدد کی وجہ سے جتنی ہلاکتیں ہوئی ہیں، پولیس ہمیں اس بات کا ریکارڈ دے، جو مؤور ہے ان کو بھی دے اور مجھے بھی دے کہ ابھی تک کتنی ہلاکتیں جو ہیں وہ حوالات میں ہوئی ہیں اور جیل میں کتنی ہلاکتیں ہوئی ہیں؟ جناب سپیکر صاحب! یہ محکمہ داخلہ جس کے پاس بھی ہے، مجھے تو آج تک پتہ بھی نہیں ہے کہ محکمہ داخلہ کس کے پاس ہے؟ لیکن محکمہ داخلہ کا جو بھی سربراہ ہے جناب سپیکر صاحب، وہ اس خیبر پختونخوا کے لوگوں کے ساتھ ظلم کر رہا ہے، اگر اس کے پاس یہ محکمہ داخلہ ہے تو وہ اپنی پولیس کو، وہ اپنے افسران کو چونکہ پولیس کے افسران اپنی من مانی کرتے ہیں، وہ رشوت لیتے ہیں، وہ جناب سپیکر صاحب، ہر غریب آدمی کی جیب سے پانچ سو روپے وہ نکال لیتے ہیں، حوالات میں ان کے ساتھ جو تشدد ہوتا ہے، جیل میں ان کے ساتھ جو تشدد ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب، پورا ہاؤس اس کو Condemn کرتا ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے یہ ریکویسٹ کرتی ہوں، وزیر داخلہ جو بھی ہے ان کو چاہیئے کہ وہ ہمیں پوری معلومات دیں کہ کس جیل میں، کس حوالات میں کون سے قیدی جو ہیں، کون سے قیدی ہلاک ہوئے ہیں اور تشدد کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ ایسا کریں ایک Specific period لے لیں، نگہت بی بی! ایک Specific period لے لیں سال دو سال، چار سال، جتنا بھی آپ لیتی ہیں، اس پہ کوسچن لے آئیں کہ اس میں حوالات کے اندر کتنی ہلاکتیں ہوئی ہیں، ہم 'ہوم' سے اس کا جواب لے لیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر!

جناب سپیکر: نگہت بی بی کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں آپ سے، یہاں پہ فیمیل ہیں، مینارٹی ہے، ہمارے تمام ممبرز ادھر کے ادھر کے ہم سب لوگ برابر ہیں لیکن اس پہ جناب عالی، میری آپ اگر (فائل) نکالیں تو سوالات موجود ہیں، میری ایڈجرنمنٹ موشنز موجود ہیں، میری قراردادیں موجود ہیں، میری تحاریک التواء موجود ہیں لیکن کوئی اس قسم کا نہیں آتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! یہ دیکھیں پوائنٹ آف آرڈر ہے، اس پہ ڈیبیٹ نہیں ہوتی، آپ نے توجہ مبذول کرا دی، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کوسچن لے آئیں، آپ بھی حمیرا بی بی بھی تاکہ ان سے دو تین سالوں کی ڈیٹیل لیتے ہیں کہ حوالات میں کتنے لوگ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: کس سے پوچھوں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میں آپ کی بات کا جواب دے رہی ہوں، آپ میری فائل منگوا کے دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: لے آئیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون، جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب! اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ ایک تو اس کو جمع کیے بھی کافی عرصہ ہوا ہے، کافی عرصہ کے بعد آیا ہے لیکن اس سے Related پندرہ سوالات میں نے جمع کیے ہوئے ہیں لیکن یہ ڈیمانڈ ہم جو رکھ رہے ہیں، جو نگہت بہن بھی رکھ رہی ہیں اور میں بھی رکھ رہی ہوں کہ ہمیں وہ Data provide کیا جائے کہ جو ابھی پچھلے سالوں کے اندر جو کچھ ہوا ہے اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہاں پہ کوئی پولیس کی نمائندگی موجود نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، موجود ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: حالانکہ آپ کی بار بار یاددہانی کے باوجود بھی کوئی حاضر نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: ایڈیشنل سیکرٹری ہوم نصر اللہ صاحب بھی یہاں موجود ہیں اور ایس پی پولیس افتخار صاحب بھی موجود ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی، تو یہ ڈیٹا کی ڈیمانڈ ہم کرتے ہیں، پلیز۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ نے کوئسچن داخل کیا ہوا ہے اس کے اوپر؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جی، میں نے کیا ہوا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ نے کیا ہوا ہے تو وہ کوئسچن آپ دیکھیں اس کا، چیک کریں کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ سے، ہوم ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب آ جائے ٹھیک ہے۔ فیصل زیب صاحب کا کال اٹینشن ہے، وہ نہیں ہے That is lapsed۔ (مداخلت) جی پرویس ختم ہو گیا، وہ ختم ہو گیا جی۔ جی حمیرا بی بی۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جناب سپیکر! آپ پلیز اس کی رولنگ دے دیں کہ ہمیں یہ Data provide کیا جائے جس کی ہم ڈیمانڈ کر رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں نے کہہ دیا ہے کہ نگہت بی بی کا اس پہ کوئسچن ہے شاید تو اس کوئسچن کے جواب میں وہ ڈیٹا آ جائے گا سارا جلد از جلد، میں نے ہدایت کر دی ہے کہ وہ منگوایا جائے۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: میں دیتا ہوں اس کے بعد، یہ دو چار لیجسلیشنز کر لیتے ہیں، اس کے بعد آپ پورا ٹائم لے لیں ایک گھنٹہ۔

Item No. 09. Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (Amendment) Bill, 2019, Law Minister, to introduce please.

(Interruption)

<u>جناب سپیکر</u>: کرتے ہیں تھوڑا سا خوشدل خان صاحب! اس کے بعد کر لیں، یہ دو تین ہیں۔

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروس مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law)</u>: Thank you, Mr. Speaker Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (Amendment) Bill, 2019, in the House.

<u>Mr. Speaker</u>: The Bill stands introduced.

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پاور کرشنز (انسٹالیشن، آپریشن اینڈ ریگولیشن) مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 10, the Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Power Crushers (Installation, Operation and Regulation) Bill, 2019, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker! I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Power Crushers (Installation, Operation and Regulation) Bill, 2019, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا خواتین کو کام کرنے والے مقامات پر ہراساں ہونے سے بچانا، مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2019, in the House.
Minister for Law: Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2019, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

## صوبائی محتسب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12: The Minister for Law, to please lay the Annual Report, 2017 of the Provincial Ombudsman on the table of the House.
Minister for Law: Sir, thank you, I beg to lay the Annual Report, 2017 of the Provincial Ombudsman, in the House.
Mr. Speaker: It stands laid.

## این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد سے متعلق پہلی ششماہی رپورٹ (جولائی تا دسمبر 2016) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Finance, to please lay the $1^{st}$ Biannual Report of Monitoring on the Implementation of NFC Award (July-December, 2016) on the table of the House. Law Minister, to please.
Minister for Law: Sir, I request to lay the Report on $1^{st}$ Biannual Monitoring on Implementation of NFC Award (July-December, 2016), in the House.
Mr. Speaker: It stands laid.

## این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد سے متعلق دوسری ششماہی رپورٹ (جنوری تا جون 2017) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 14: The Minister for Law, on behalf of Minister Finance, to please lay the $2^{nd}$ Biannual Report of Monitoring on the Implementation of NFC Award (January-June, 2017), on the table of the House.

Minister for Law: Sir, I request to lay the Report on 2nd Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award (January-June, 2017), in the House.
Mr. Speaker: It stands laid.

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: وقار خان صاحب! آپ اپنی موشن مؤو کر لیں۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! قاعدہ 124 کو قاعدہ 240 کے تحت معطل کر کے مجھے اس معزز ایوان میں ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member, to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Member is allowed to move his resolution.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میری بھی ایک قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کر لیں، یہ اب ان کی شروع ہو رہی ہے نا، اس کو ختم ہونے دیں، اس کے بعد آپ لے آئیں نا، Rule تو Relax ہو گیا ہے Rules are relaxed، اس کے بعد آپ کا نمبر ہے، آپ بھی پیش کر لیں۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! اس قرارداد میں میرے ساتھ-----

جناب سپیکر: لیکن قرارداد کی کاپی ذرا ہمیں دے دیں، جی وقار خان صاحب!

## قراردادیں

جناب وقار احمد خان: اپوزیشن لیڈر صاحب کے بھی سائن ہیں، ہمارے پارلیمانی لیڈر صاحب کے بھی ہیں اور پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر صاحب کے بھی ہیں، مسلم لیگ نون کے پارلیمانی لیڈر صاحب کے بھی ہیں، عنایت اللہ صاحب کے بھی ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے لاء منسٹر صاحب کے بھی ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان کی وساطت سے موجودہ حکومت کے سامنے یہ بات گزارش کرانا چاہتا ہوں کہ سوات میں ظلم اور امن پسند لوگوں کی قتل وغارت گری کا سلسلہ جاری ہے اور

اس سلسلہ میں جناب فیروز شاہ خان ایڈوکیٹ کو نہایت بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! فیروز شاہ خان ایک باپ تھا۔۔۔۔

Mr. Speaker: House in order, please.

<u>جناب وقار احمد خان</u>: بھائی تھا، بیٹا تھا اور سب سے بڑھ کر وہ ایک امن پسند انسان اور پرامن شہری تھا، لہذا ان کا بہیمانہ قتل ظلم کی انتہا ہے اور اگر حکومت اسی طرح ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر امن پسند شہریوں کے قاتلوں کو گرفتار نہ کرے تو یہی معاشرہ جنگل کا معاشرہ کہلائے گا اور ریاست کا وجود ختم ہو جائے گا، لہذا جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت اور اس معزز ایوان کی وساطت سے حکومت وقت سے یہ پرزور مطالبہ ہے کہ پورے صوبے میں بالعموم اور سوات میں بالخصوص قتل وغارت گری کا یہ سلسلہ فوری طور پر بند کیا جانا چاہیئے اور فیروز شاہ خان شہید کے خاندان کو مکمل تحفظ فراہمی کے ساتھ ساتھ سفاک قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ فیروز شاہ خان شہید کو ان کی امن کے سلسلہ میں کی گئی کوششوں کو ریاستی سطح پر تسلیم کیا جائے اور انہیں اسی کی بنیاد پر قومی نشان برائے جرات اور شجاعت بعد از شہادت عطا کیا جائے تاکہ دوسرے لوگوں کو کم از کم ریاست کے وجود، دوسرے لوگ کم از کم ریاست کے وجود کو محسوس کریں اور ریاست بھی امن پسند شہریوں کو یاد رکھیں۔

جناب سپیکر صاحب! ایک دو باتیں کرنا میں چاہوں گا جی۔ سوات میں ملاکنڈ ڈویژن میں 2008-09 سے یہ سلسلہ شروع ہے، دہشتگردی کا مقابلہ کیا ہے سوات کے لوگوں نے، جناب سپیکر صاحب! اس وقت بھی لوگ شہید ہوئے، میں اس ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن اس وقت حکومت کے ساتھ، ریاست کے ساتھ جو بھی بندہ کھڑا تھا اس ملک کی مٹی کے خاطر، اس کی بچاؤ کے خاطر آج آہستہ آہستہ وہ لوگ صفحہ ہستی سے مٹ رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میری آپ کے توسط سے حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ افغانستان کی سم استعمال ہوتیں ہیں سر، جناب سپیکر! As a general میں کہتا ہوں، مجھے بھی فون آتے ہیں، دوسری پارٹیوں کے، (قطع کلامی) پارٹی کی نہیں، نظریے کی بات میں نہیں کرتا، عام پختو نخوا کی بات میں کر رہا ہوں، ہر ایک کو فون آتا ہے بھتہ خوری کا اور ان کو دھمکیاں ملتی ہیں قتل کی، تو میری یہ آپ سے گزارش ہے کہ صوبائی حکومت فیڈرل سطح پر یہ بات اٹھائے اور وہاں پہ افغانستان کے لوگوں کے ساتھ بھی یہ بات کرے کہ کب تک ہم لاشیں اپنے کندھوں پہ اٹھاتے رہیں گے جناب سپیکر صاحب! اور ریاست سے یہ درخواست ہے میری۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ افغانستان کی سمز ہمارا PEMRA یہاں بند نہیں کر سکتا؟

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب! ایک بات اور میں کرنا چاہوں گا، ریاست کی ذمہ داری ہے لوگوں کو تحفظ فراہم کرنا، اس میں سب طبقہ فکر کے لوگ ہیں، میں پارٹی کی بات نہیں کرتا، ہر ایک پارٹی کے لوگوں نے ساتھ دیا ہے، اس مٹی کی خاطر قربانیاں دی ہیں، تو میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے بھی یہی گزارش کرتا ہوں کہ جو لوگ قربانی میں پیش پیش تھے، قربانی دی ہے اس مٹی کے لئے، کم از کم ان لوگوں کو تو سیکورٹی فراہم کریں، سیکورٹی جو ہے نا وہ اپنے ہاں آپ فراہم نہیں کر سکتے اپنے آپ کو، اتنا وہ ہماری وہ پوزیشن نہیں ہے تو جن لوگوں کو Threat ہے، وہ چاہے ہر طبقہ فکر سے اور ہر پارٹی سے ہو، کم از کم ان لوگوں کو تو تحفظ فراہم کریں، پتہ نہیں بیچ میں سپریم کورٹ نے ایک Decision دیا تھا۔

جناب سپیکر: تھینک یو، وقار خان۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں وقار خان کا جنہوں نے انتہائی اہم مسئلے پہ، جناب سپیکر! یہ آپ کے بھی علم میں ہے کہ جس وکیل صاحب مرحوم شہید کا ذکر انہوں نے کیا، بد قسمتی سے دہشتگری کی اس جنگ میں اس کے خاندان کے تین اور لوگ بھی شہید ہو گئے تھے اور جناب سپیکر! یہی انتہائی افسوس ناک اسی حوالے سے بھی ہے کہ ایک انسان اپنے گھر سے نکلتا ہے، مسجد میں چلا جاتا ہے، مسجد کے باہر اس کو شہید کیا جاتا ہے اور پھر پتہ ہی نہیں چلتا جناب سپیکر، کہ یہ کون لوگ ہوتے ہیں اور کہاں سے آتے ہیں اور اتنی جلدی پھر جا کے کہاں غائب ہو جاتے ہیں جناب سپیکر؟ جناب سپیکر! ان واقعات میں بہت بڑا اضافہ ہوا ہے، میں نے پہلے بھی فلور آف دی ہاؤس کہا تھا کہ بونیر میں بھی، شانگلہ میں بھی، سوات میں بھی، باجوڑ میں بھی، Even بات ابھی اس حد تک آ گئی ہے کہ درہ آدم خیل میں چھ دن پہلے پمفلٹس تقسیم کئے گئے ہیں، جنوبی وزیرستان شمالی وزیرستان تو ہم سب کے سامنے ہیں، دہشتگرد ایک دفعہ پھر انہوں نے سر اٹھایا ہے جناب سپیکر! وہ اکٹھے ہو رہے ہیں اور پشاور میں تاجر کو دن دیہاڑے شہید کیا گیا۔ جناب سپیکر! حکومت کو، وزیر قانون صاحب سے بھی ان کی توجہ چاہیئے، یہ جو صورتحال ہم دیکھ رہے ہیں، صوبے کے طول و عرض میں دہشتگرد دوبارہ منظم ہو رہے ہیں جناب سپیکر! بڑے دھڑلے سے وہ جہاں بھی چاہیں جس کو بھی چاہیں اور وہ جس وقت چاہیں کسی کو بھی جناب سپیکر! ٹارگٹ بنا سکتے ہیں۔ جس طرح وقار خان نے کہا، جتنے بھی ٹیلیفون کالز آتی ہیں بھتہ خوری کے حوالے سے، وہ افغانستان سے آتی ہیں۔ ہم نے پہلے بھی یہ مطالبہ کیا تھا کہ حکومت پاکستان افغانستان کے حکومت کے ساتھ یہ مسئلہ اٹھائے، ادھر سے ٹیلیفون کالز آتی ہیں، سفارتی طور پہ حکومتی طور پر جو

Complaints آتی ہیں جناب سپیکر! حکومت کو نوٹ کرنا چاہیئے، ہوم ڈیپارٹمنٹ کو نوٹ کرنا چاہیئے اور حکومت افغانستان کے ساتھ یہ Tackle کرنا چاہیئے اور یہ مسئلہ جو ہے جناب سپیکر! یہ اٹھانا چاہیئے۔ میں بڑی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس ساری صورتحال میں میں نہیں دیکھ رہا ہوں کہ صوبائی حکومت اپنا کوئی کردار ادا کرتی ہے، صوبائی حکومت ایک خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے، میرے خیال میں جس سے سیکورٹی فورسز کا اور عوام کا مورال ڈاؤن ہوتا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر! میں یہ بھی یاد دلاؤں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو اپنے آفس میں شہید کیا گیا، جناب سپیکر! وزیراعلیٰ صاحب نے اعلان کیا کوہستان کا جو ڈی او تھا نواب علی صاحب، اس کو شہداء کی لسٹ میں ہم نے شامل کر دیا ہے لیکن تاحال ای ڈی او صاحب کے جو قاتل ہیں، ابھی تک ان کا بھی کوئی، ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی پراگریس ہوئی ہے لیکن حکومت نے وعدہ کیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ اس کو شہداء کے پیکج میں شامل کرنا چاہیئے اور میں ریکویسٹ کرتا ہوں حکومت سے کہ یہ جو صورتحال بنتی جا رہی ہے جناب سپیکر! اس پہ اگر مناسب سمجھے حکومت تو پارلیمانی لیڈرز کو اگر وہ مناسب سمجھے تو اوپن ہاؤس میں ڈسکشن کر لیں لیکن اگر وہ مناسب سمجھتے ہیں 'ان کیمرہ' بریفنگ ہونی چاہیئے 'ان کیمرہ' سیشنز ہونے چاہیئے، جنوبی وزیرستان اور شمالی وزیرستان کے ممبران تو یہاں پہ بیٹھے ہیں، کرم، اورکزئی، مہمند، خیبر، باجوڑ تمام ممبران یہاں پہ بیٹھے ہیں جناب سپیکر! دن رات کو ابھی ایسی کیفیت بن گئی ہے کہ کھلے عام وہ گھوم رہے ہیں، وہ لوگوں کو دھمکا رہے ہیں، لوگوں کو ڈرا رہے ہیں، لوگوں سے زبردستی بھتہ وصول کر رہے ہیں، ایک ایسا ماحول بنتا جا رہا ہے کہ خدانخواستہ خدانخواستہ حکومتی Writ ختم ہو رہی ہے، لہٰذا حکومت سے یہی ریکویسٹ ہے کہ صورتحال کی سنگینی کو دیکھنا چاہیئے اور سنجیدگی سے عملی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے ورنہ اگر خدانخواستہ دوبارہ وہ کیفیت بن گئی تو پھر میرے خیال میں وہ سنبھلنے والی نہیں ہوگی جناب سپیکر! تو یہ میں نوٹس میں لانا چاہ رہا تھا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you Babak Sahib. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed-----

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! میں Basically اتنا وقت نہیں لینا چاہ رہا ہوں مگر جو ایشوز بہر حال لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اٹھائے گئے ہیں تو In principle ان کے ساتھ تو حکومت Agree کرتی ہے، حکومت کا کام یہی ہے کہ لاء اینڈ آرڈر سب سے پہلی ترجیح ہوتی ہے لیکن سر! میں دو تین چیزیں تھوڑا سا کیونکہ کچھ پوائنٹس وہاں سے اٹھے ہیں، میں ایک تو سر، حکومت خیبر پختونخوا بلا امتیاز قانون کی جو حکمرانی ہے، اس کے اوپر یقین رکھتی ہے، جو ایک Specific case کا تذکرہ کیا گیا ڈی ای او کوہستان کے بارے میں، تو وہ آپ کے علم میں بھی ہے، ہاؤس کے دیگر ممبران کے علم میں بھی ہے کہ اس میں جن لوگوں کو انہوں نے ایف آئی آر میں نامزد کیا، ان کے لواحقین نے تو بغیر کسی سیاسی اس کے Pragmatism کے وہی ایف آئی آر درج ہوئی اور میرے خیال میں بابک صاحب کو پتہ ہو گا ضرور کہ آج اسی کیس میں اس آنریبل ہاؤس کے ایک بھی نامزد ہیں، تو حکومت نے کسی کا ساتھ نہیں دیا اور نہ کسی کی Favour کی ہے اور ابھی تو قانون کا ایک مرحلہ ہے، اس کو آپ کمپلیٹ ہونے دیں، اس کا سارا جو ہے وہ باہر نکل آئے گا جو بھی کیس تھا، سر! جو وقار خان صاحب نے ایشو اٹھایا ہے، بے شک سوات میں یا ملاکنڈ ڈویژن میں بالخصوص اور پھر خیبر پختونخوا میں بالعموم ہم ایک ایسے دور سے گزرے ہیں کہ جو بہت زیادہ صوبے کے لئے سخت دور تھا اور آج ہم شکر بھی ادا کرتے ہیں کہ اگر یہاں پر جن سیاسی پارٹیوں کی یہاں پر Representation ہے تو ان سب سے اور ہم سب نے اور حکومتی اور پولیس فورسز نے اور Law Enforcement Agencies سب نے قربانی دے کر آج جو صوبے کے حالات قدرے اس وقت سے بہت بہتر ہیں، تو یہ ہم سب کی قربانیاں ہیں اس صوبے کے اندر، اس کی وجہ سے ہیں، میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت اس بات کے اوپر ہم بالکل Concerned بھی ہیں، ہمیں پتہ بھی ہے کہ جو ہو رہا ہے، ہم Intelligence based operations بھی کر رہے ہیں، بہت سی چیزیں جس طرح بابک صاحب نے فرمایا، بہت سی چیزیں اوپن فلور پہ بتائی نہیں جا سکتی ہیں، وہ انٹیلی جنس سے تعلق رکھتی ہیں لیکن میں اس سے بھی متفق ہوں کہ پارلیمنٹری لیڈرز کے لئے ایک سپیشل بریفنگ رکھ لی جائے تاکہ ان کو Overall جو صوبہ کی لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن ہے، اس کے اوپر ایک بریفنگ بھی دے دی جائے لیکن میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ Intelligence based operations ہو رہے ہیں اور بہت سے بڑے واقعات جو خدانخواستہ ہونے والے تھے، Intelligence Agencies اور Law Enforcement Agencies کی جو Efforts ہیں، ان کی وجہ سے رک گئے ہیں۔ آخری بات میں سر، یہ کہنا چاہ رہا ہوں

کہ Focus حکومت کا یہی ہے کہ اس کے لئے ایک سپیشل لاء اینڈ آرڈر کی کمیٹی بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے بنائی ہے جو صوبائی کابینہ کے ممبران اور اس کے علاوہ High ranking جو افسران ہیں، ان پر مشتمل ہے اور روزانہ کی بنیاد پر چونکہ میں اس کمیٹی کو چیئر کر رہا ہوں لاء اینڈ آرڈر کمیٹی کو، تو روزانہ کی بنیاد پر ان چیزوں کو دیکھا بھی جاتا ہے اور ایسے واقعات کو رکوانے کے لئے بھی Efforts ہیں۔ پولیس ریفارمز میں سر، وہ مجھے موقع نہیں ملا جب کال اٹینشن نوٹس حمیرا بی بی نے پیش کیا تھا، اس میں میں صرف اتنا بتانا چاہ رہا ہوں کہ ایک Comprehensive پولیس ریفارمز کا ایک پیکج جو ہے وہ صوبائی حکومت کا اس وقت انڈر سٹڈی ہے اور ان شاء اللہ وہ کیبنٹ میں آئے گا اور پھر اس ہاؤس میں وہ آئے گا اور اس پہ تو تفصیلاً میں نہیں جانا چاہ رہا ہوں، یہ موقع بھی نہیں ہے لیکن اس کے جو بنیادی خدوخال ہیں وہ یہ ہیں کہ پولیس اگر کسی کو Arrest کرتی ہے، پولیس کسی کو حراست میں لیتی ہے، پولیس کس طرح کی انویسٹی گیشن کرتی ہے، ان تمام چیزوں میں ایک SOPs یعنی Standing Operating Procedures واضح کرنے کے لئے اور اس طرح کے واقعات جن کی نشاندہی ہوئی ہے، اس کو رکوانے کے لئے اور سیاسی جو قیادت ہے صوبے کے اندر، ان کی اور سول سوسائٹی کی ایک Supervision پولیس کے اوپر ہو، تو یہ Comprehensive ایک پیکج آف ریفارمز جو ہے، اس وقت Under consideration ہے، ان شاء اللہ کیبنٹ میں ڈسکس ہوگا، پھر اسی اسمبلی میں آئے گا اور اس کے اوپر ہم بحث کریں گے اور جو صوبے کے لئے اچھا ہوگا اسی طریقے سے اس قانون میں ہم ترمیم بھی کریں گے جی۔

جناب سپیکر: اس ریزولیوشن کی آپ حمایت کرتے ہیں منسٹر صاحب، منسٹر صاحب! اس ریزولیوشن کی آپ حمایت کرتے ہیں؟

وزیر قانون: سر! میں نے ابھی دیکھا ہے، میں نے Sign تو میں نہیں کیا تھا، وقار صاحب آئے تھے۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب کے Sign ہیں اس پر۔

وزیر قانون: جی سر۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب کے۔

وزیر قانون: سر! لودھی صاحب کے Sign ہیں اور بالکل ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اور وہ دوسری پہ ہے نگہت اورکزئی والی پہ ہے، سپورٹ کرتے ہیں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میری ایک ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن ہے آپ کی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن کرتے ہیں، یہ پانچ سات لوگوں کی طرف سے ہے، اکرم درانی صاحب، شیر اعظم وزیر صاحب، عنایت اللہ صاحب، لودھی صاحب، سردار حسین بابک صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ، شیر اعظم وزیر صاحب! کون پیش کرے گا۔ نگہت بی بی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! قرارداد مذمت ہے اور جس میں اکرم خان درانی صاحب کا نام جو ہے جو کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر ہیں، اس کے بعد شیر اعظم خان وزیر کا نام ہے جو کہ پارلیمانی لیڈر ہیں، اس میں سردار حسین بابک صاحب ہیں، عنایت اللہ خان صاحب ہیں جے آئی کی طرف سے اور اس کے بعد قلندر لودھی صاحب منسٹر فوڈ کے دستخط ہیں اور میرا اس پہ دستخط ہے۔ جناب سپیکر صاحب! یہ کشمیر اور بھارت کے حوالے سے ایک ریزولیوشن ہے کہ:

اس معزز ایوان کی طرف سے بھارت میں جو ظلم مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے، اس کی مذمت کرتی ہے اور جو قانون بھارت لے کر آیا ہے، خود بھارت کی اسمبلیوں میں انتہا پسند مودی کی حکومت کی مذمت زور و شور سے ہو رہی ہے اور ہم اس اسمبلی سے صوبائی گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرے کہ انڈیا کو پاکستان کی طرف سے واضح پیغام دیا جائے کہ کشمیر اور ہندوستان کے مسلمانوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں، اس کو بند کرے اور اس کے خلاف باقاعدہ دفتر خارجہ سے ایک بیان جانا چاہیئے، تو یہ ہماری ایک ریزولیوشن ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! نگہت بی بی نے جو ریزولیوشن پیش کی ہے تو میں صرف دو باتیں اس پہ کہنا چاہوں گا۔ سر! آج بھارت میں جو ہو رہا ہے اور اس سے آپ اندازہ لگائیں سر، شروع ہوا جب بھارت نے

کشمیر میں کرفیو نافذ کیا، آرٹیکل 370 جو بھارتی آئین کا حصہ تھا، اس کو Unilaterally withdraw کیا، اس کے بعد سر، آج تقریباً 140 دن سے زیادہ ہو گئے ہیں کہ وہاں پر بچے سکول نہیں جا رہے ہیں، ہسپتال میں کوئی نہیں جا سکتا ہے، جو ضروری اشیاء ہیں روزانہ کی بنیاد پر جن کی ضرورت ہوتی ہے، ان کی دستیابی نہیں ہے اور تقریباً جتنے وہاں پر لوگ ہیں، اتنی ہی فوج جو ہے بھارت نے وہاں پر قبضہ کیا ہوا ہے، تو اس کی شدید مذمت بھی کرتے ہیں اور سر، آج جو بھارت کا ایک چہرہ جو وہ Claim کرتا تھا کہ ہم سیکولر ہیں اور یہاں پر تمام مذہبوں کو آزادی حاصل ہے، تو اگر آپ دیکھیں سر! تو اس کے بعد بابری مسجد کا جو فیصلہ آیا، بھارتی سپریم کورٹ نے بابری مسجد کے بارے میں جو فیصلہ دیا ہے تو وہ ایک ایسی مثال ہے دنیا کے اندر جو دوسرے مذہبوں کو آپ، مذاہب کو آپ برداشت نہیں کر سکتے ہیں، اس کی طرف ایک قدم ہے۔ سر! تیسرا قدم تب آیا جب آسام میں جو بھارتی ریاست آسام ہے، اس میں انہوں نے ایک National Register of Citizens کھول دیا اور دنیا میں بہت باتیں ہوتی ہیں سر، ہٹلر کی، جرمنی میں ہٹلر نے جو کام کیا تھا لیکن آج مودی سرکار جو بھارت میں کام کر رہی ہے کہ آسام میں انہوں نے رجسٹر کھولا اور اس رجسٹر کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے خلاف Discrimination کی جائے اور ان کی شہریت ختم کر دی جائے، جب ان کو بعد میں اندازہ ہوا تو یہ نیا قانون جو کہ انہوں نے ایک نیا قانون پاس کیا اور اس قانون میں پھر تمام مذاہب کو انہوں نے شامل کیا بغیر مسلمانوں کے، تو یہ چار پانچ اقدامات جو کچھ مہینوں سے Step by step بھارت کے اندر ہوئے ہیں، تو جناب سپیکر! بھارت کا وہ چہرہ جو ہمیں تو پتہ تھا لیکن دنیا میں چونکہ ان کا چہرہ زیادہ لوگوں کو معلوم نہیں تھا، وہ ان اقدامات کی وجہ سے اور آپ اگر دیکھیں تو امریکی کانگریس، اس دن بھارتی وزیر خارجہ جا رہے تھے کانگریس میں ایک پیشی کے لئے اور وہاں پر بریفنگ دینے کے لئے لیکن وہاں پر ایک بھارتی نژاد ایک کانگریس خاتون جو تھی، کانگریس وومن جو تھی انہوں نے چونکہ اس کے حق کے لئے، کشمیر کے حق کے لئے اور مسلمانوں کے حق کے لئے آواز اٹھائی تھی تو یہ اتنا عدم برداشت ہے کہ انہوں نے امریکی کانگریس سے کہا کہ اس خاتون کو اس میٹنگ سے آپ نکال دیں ورنہ میں نہیں آؤں گا اس میٹنگ میں، امریکی کانگریس نے وزیر خارجہ کو منع کیا اور اس کو نہیں آنے دیا کانگریس کی میٹنگ میں، تو سر! یہ ایسے اقدامات ہیں جو بھارت کے چہرے کو ہمیں، دنیا کے سامنے وہ پیش کر رہے تھے، وہ ایک غلط چہرہ تھا، آج دنیا کو پتہ چل گیا ہے اور ان شاء اللہ سر، ہماری تو یہی Commitment ہے بطور صوبائی حکومت اور بطور وفاقی حکومت کہ کشمیر کے ساتھ

جس طرح پرائم منسٹر عمران خان نے اقوام متحدہ کے فورم پہ کشمیر کے لئے بات کی اور جس طرح انہوں نے ہر فورم پر اس دن جو عالمی دن تھا Refugees کے حوالے سے، مہاجرین کے حوالے سے جینوا میں تو وہاں پر وزیر اعظم عمران خان صاحب نے اس فورم پر کشمیر کے لئے جو آواز اٹھائی اور بھارت کے مسلمانوں کے لئے جو آواز اٹھائی، میرے خیال میں سر، وہ بھی Unprecedented ہے، اس کو بھی ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور بالکل جو ایشو نگہت بی بی نے اٹھایا ہے تو یہ قومی ایشو ہے اور یہ اس میں کوئی Controversy ہے نہیں، یہ قومی ایشو ہے اس کو ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے بولنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: آپ کریں گی، اوکے۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس ایشو کے اوپر مجھے موقع دیا۔ میں نے ویسے آپ کو پارلیمانی لیڈرز کی میٹنگ میں بھی کہا تھا کہ میں اس ایشو کو اٹھاؤں گا لیکن نگہت بی بی نے اس کے اوپر قرارداد بھی تیار کر لی ہے، ہم نے اس کے اوپر دستخط بھی کر لیے ہیں اور وہ قرارداد منظور بھی ہو جائے گی لیکن میں سمجھتا ہوں سپیکر صاحب! سلطان خان صاحب نے جو باتیں کی ہیں، ہم ان سے Agree کرتے ہیں کہ Citizens Amendment Bill جو کہ اس وقت Citizens Amendment Act بن چکا ہے ہندوستان کے اندر، اس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ افغانستان، نیپال، بنگلہ دیش اور پاکستان سے اگر کوئی ہندو، سکھ آئے گا تو اس کو Rapidly شہریت دی جائے گی اور مسلمانوں کو Exclude کیا گیا ہے اور آسام کے اندر جو National Citizenship Registry بنائی گئی ہے، اس میں مسلمانوں کو کوئی ستر لاکھ، اسی لاکھ کے Around مسلمانوں کو شہریت سے محروم کر دیا گیا ہے، گوکہ وہ آگے پراسیس میں ہے، اپیلوں کے پراسیس میں ہے، اس طرح کشمیر کا لاک ڈاؤن ہے، 138 days سے مسلسل اور مسلمانوں کے گرد گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے، ظاہر ہے کہ اس اسمبلی کے اندر ہم چاہتے تھے کہ اس ایشو پر ڈیبیٹ ہو، یہاں اس اسمبلی کی جو Sentiments ہیں، اس کے جو جذبات ہیں، وہ اخبارات کے اندر Highlight ہوں، Project ہوں And through a joint resolution پھر وہ چیزیں آگے چلی جائیں لیکن میں اس کے ساتھ ساتھ وفاقی حکومت سے، چونکہ قرارداد کے اندر ایسی چیزیں ڈالتے ہیں جو اس ہاؤس کے اندر Common اور مشترکہ

ہوتی ہیں، ظاہر ہے کہ ہم کوئی ایسی بات نہیں ڈال سکتے ہیں کہ اس پر اپوزیشن یا ٹریژری بنچز پھر مخالفت کریں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کے لئے ایک Golden opportunity ہے اور حکومت انڈیا کے اندر اس وقت جو Division ہے، انڈیا کے اندر اس وقت جو Polarization ہے، مودی خود انڈیا کو تقسیم کرنے جا رہا ہے اور انہوں نے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے، اس صورتحال میں حکومت کے پاس ایک Golden opportunity ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس طرح سے Respond نہیں کر رہی ہے، وفاقی حکومت اس طریقے سے اقدامات نہیں اٹھا رہی ہے، اپنا جو Diplomatic Corps ہے، اس کو اس طریقے سے Activate نہیں کر رہی ہے، فارن منسٹر ہمارے اس لحاظ سے Active نہیں ہیں، ہماری حکومت کو اس ایشو کے اوپر پوری دنیا کے اندر اپنی Parliamentary Delegations بھیجنے چاہیئں، جو ہمارے دنیا کے اندر Key Capitals ہیں، دنیا کے اندر جو بڑے Capitals ہیں، جو بڑے ممالک ہیں، جو سپر پاورز ہیں، اس کے اندر Lobbying کرنی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو ہماری Diaspora ہے مسلم، مسلمان ممالک Even انڈیا کے مسلمانوں کو بھی اور جو پاکستانی Diaspora ہے پوری دنیا کے اندر، ان کو اکٹھا کر کے پوری دنیا کے اندر انڈیا کے خلاف مظاہرے کرنے چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اگر اس وقت بہت زیادہ تیزی نہیں دکھائے گی، وفاقی حکومت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر، پلیز۔

جناب عنایت اللہ: اور ہمارا فارن آفس، فارن منسٹر اگر مضبوط مؤقف نہیں لے گا، ایکشن نہیں لیں گے، اقدامات نہیں اٹھائیں گے تو ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اس لئے میں یہ ایڈیشنل باتیں اس ریزولیوشن کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت اس Opportunity کو کیش کرے، اس کو Exploit کرے اور فارن آفس کو Activate کرے، اپنی Diplomatic Corps کو Activate کرے، فارن منسٹر Proactive role ادا کرے، خود پرائم منسٹر اس پورے پراسیس کو لیڈ کریں اور یہ وقت ہے انڈیا کو اٹیک کرنے کا، یہ وقت ہے کہ انڈیا کو Diplomatically اس وقت ہم اٹیک کریں، اگر ہم ملٹری اٹیک نہیں کر سکتے تو Diplomatically we have an opportunity اور ہماری حکومت مجرمانہ غفلت کرے گی اگر اس Diplomatic opportunity کو ہم کیش نہیں کریں گے، اس کو Exploit نہیں کریں گے جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Thank you. Honourable Opposition Leader, Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ چونکہ یہاں پر جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے اور نگہت بی بی نے کہا، وہاں پر ہم نے آپ کے ساتھ میٹنگ میں بھی اس مسئلے کو ڈسکس کیا تھا کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور ہندوستان میں جس طرح مسلمانوں کو تکلیف کا سامنا ہے، یہ کبھی بھی پوری ہسٹری میں اور جب سے یہ Partition ہوئی ہے اتنی تکلیفات مسلمانوں پر کبھی بھی نہیں آئی ہیں لیکن بڑے ادب کے ساتھ، ہمیشہ یہاں پر مختلف سیاسی جماعتوں نے حکومتیں بھی کی ہیں لیکن کبھی بھی انڈیا نے ایسا اقدام نہیں کیا ہے کہ ہماری حکومتوں کے ہوتے ہوئے، ابھی موجودہ حکومت کے ہوتے ہوئے اس اقدام کو جس انداز میں انہوں نے کیا ہے اور ہماری حکومت کی، وفاقی حکومت کی جو ڈپلومیسی ہے اور اس میں اس کا جو Failure ہے، میرے خیال میں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے، انہوں نے وہاں پر جو قرارداد پیش کرنی تھی، اس کے لئے بھی صرف مطلوبہ تعداد وہاں پر پوری نہیں کی، اس میں بھی ناکام ہوئے اور ابھی جن لوگوں نے اس مسئلے پر ہمیں ووٹ دیا تھا جس میں ترکی ہے، ملائیشیا ہے، ایران ہے، افسوس کی بات ہے کہ جو لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، آپ کے کشمیر کے موضوع پر آپ کو ووٹ بھی دے رہے ہیں، آپ کا مسئلہ بھی اٹھاتے ہیں، ہماری وفاقی حکومت کیوں اتنی کمزور ہے کہ وہاں پر ابھی جو ملائیشیا میں ایک بہت بڑا پروگرام تھا اور اس میں کشمیر کا مسئلہ بھی تھا اور پورے مسلمانوں کو یکجا کرنے کے لئے ایک کاوش تھی اور یہ کوالالمپور میں صرف ترکی کے پریزیڈنٹ یا ملائیشیا کے وزیراعظم، پریزیڈنٹ نے یہ بات نہیں کی تھی بلکہ ہمارے وزیراعظم ان کے ساتھ تھے اور تینوں نے مل کر وہاں یہ بات کی تھی کہ ہم اکٹھے اس مسئلے کو اٹھائیں گے اور پاکستان کی درخواست پر پھر اس میں کشمیر کا مسئلہ رکھا تھا لیکن ہماری اتنی کمزوری ہے، اتنی کمزوری ہے کہ ہم ترکی سے بھی Commitment کرتے ہیں، ہم ملائیشیا سے بھی Commitment کرتے ہیں اور پھر ہمارا وزیراعظم صاحب آخر میں 'یوٹرن' لے لیتا ہے اور ایک خصوصی ملک کی ہدایت پر وہ یہاں پر اس کے لئے آتا بھی نہیں ہے بلکہ اس کو وہاں پر بلاتا ہے کہ آپ آئیں اور یہ ڈیوٹی آپ نے اس طرح سے کرنی ہے، آپ نے وہاں پر نہیں جانا ہے۔ پاکستان ایک ایٹمی قوت ہے، ہمیشہ سعودی گورنمنٹ، ہمارے یہاں پر جو ہمسایہ ہیں، یو اے ای ہے، اس کی نظریں ہم پر تھیں کہ اس پر تکلیف آتی تھی تو ہم ان کو سہارا دیتے تھے لیکن موجودہ وفاقی حکومت نے اس ملک کے ساتھ جو مذاق کیا ہے، وہ ایٹمی طاقت جس طریقے سے تھا اور ہم سے لوگوں کی جو امیدیں تھیں اور ہمارے پاس لوگ آتے

تھے، ابھی ہم اتنی کمزور پوزیشن میں ہیں کہ ہمیں بلاتے بھی ہیں، ہدایات بھی دیتے ہیں اور پھر اس پر ہم عمل بھی کرتے ہیں۔ اگر آپ یہاں پر اپنے گاؤں میں، میں مثال دیتا ہوں، ایک آدمی ایک مسئلے پر آپ سے تعاون کرے اور اس کا ذاتی مسئلہ نہ ہو بلکہ آپ کے مسئلے کے لئے ہو اور آپ اس میں بیٹھ بھی نہیں سکتے ہیں تو آپ کی کیا پوزیشن ہو گی؟ تو لہذا جناب! آج تو بات اس کشمیر پر بات آپ چھوڑ دیں، ابھی تو موجودہ جو ہمارا کشمیر ہے، اس کا وزیراعظم کہتا ہے، بڑے افسوس کی بات ہے، گورنمنٹ اس کا نوٹس نہیں لے رہی ہے کہ شاید میں آخری وزیراعظم ہوں، ابھی ہم بات کرتے ہیں مقبوضہ کشمیر کی اور منصوبہ بندی جو بن رہی ہے وہ آزاد کشمیر کے لئے ہے، وہ گلگت کے لئے ہے، اگر ہماری حکومت کی یہ پوزیشن ہو کہ یہاں پر اپنے ملک کے اداروں کو، عدلیہ کو ہم لڑائیں، فوج کو آپس میں لڑائیں، ہمارے جو بھی یہاں پر جو Mainایسے جو پاکستان کے دفاع کے لئے فوج ہے اور عدلیہ جو ہے، وہ اس لئے ہے کہ وہ وہاں پر پورے اس سسٹم کو چلائیں اور یہاں پر عجیب قسم کی باتیں آج کل آرہی ہیں کہ ایک آرمی چیف کی سمری ایک حکومت صحیح نہیں بنا سکتی ہے اور تین دفعہ اس کو لے جا کر اس میں غلطیاں ہوتی ہیں، تو اس ادارے کی بھی بدنامی کی، آرمی چیف کی بھی بدنامی کی اور ابھی جب ایک جج صاحب فیصلہ دیتا ہے تو اس کے بارے میں پھر ہمارے وفاقی وزراء کہتے ہیں کہ اس کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے، یہ تو جناب سپیکر صاحب! ایسا ماحول بنا ہے ہمارے ملک کے اندر کہ اگر ہم اپنی عدلیہ کی اتنی تذلیل کریں یا اپنی پاک فوج کی اتنی تذلیل کریں تو باہر دنیا تو چھوڑ دیں اپنے ملک کے اندر لوگوں کی نظروں میں ہم کیا ہوں گے؟ تو بڑے افسوس سے ہم کہتے ہیں کہ اس میں جو وفاقی حکومت کی مجرمانہ خاموشی ہے اور اس میں اس کا جو Role ہے، وہ منصوبہ بندی کے تحت ہے، میں اس کو کمزوری نہیں دیکھ رہا ہوں بلکہ اس کی منصوبہ بندی ہے کہ ہم ان اداروں کو کمزور کریں گے، ان اداروں کو آپس میں لڑائیں گے اور باہر کے جو چیلنجز ہیں ان کا پھر ہم مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں، تو لہذا ہم صوبائی اسمبلی کی طرف سے گورنمنٹ کو بھی یہی درخواست کرتے ہیں کہ یہ ملک کے مسئلے ہیں اور یہاں پر جب اس اہم مسئلے پر بات ہوتی ہے تو پھر آپ مجبور ہوتے ہیں، ان کو کہتے ہیں کہ ذرا خاموش ہو جائیں، اس مسئلے پہ ہماری صوبائی حکومت بھی ذمہ دار ہے، اس کو اتنی اہمیت بھی نہیں دیتے کہ جس مسئلے پر بات ہو رہی ہے، آپ ادھر دیکھیں، وہاں پر گپ شپ ہو رہی ہے، آپ ادھر دیکھیں گپ شپ ہو رہی ہے، تو آپ کا کشمیر کے ساتھ کیا ہے، آپ کا وہاں پر ان لوگوں کے ساتھ کیا ہے، جو ہماری مائیں بہنیں ہیں وہ تقریباً چھ مہینے سے وہاں پر اپنے گھروں میں نظر بند ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: وزیرزادہ خان!اپنی سیٹ پر جائیں،وزیرزادہ خان۔

قائد حزب اختلاف: اس نے تو سرخاب کا پر لگایا ہے تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی باتوں کی آواز (مختلف اراکین اسمبلی سے مخاطب ہوتے ہوئے) اپنی سیٹوں پر جائیں،جو لوگ اپنی سیٹوں پر نہیں ہیں وہ اپنی سیٹوں پر جائیں۔

قائد حزب اختلاف: اس کا کیا ہے، کشمیر کے ساتھ اس کا کیا ہے؟

جناب سپیکر: اپنی اپنی سیٹوں پر جائیں، مفتی صاحب! اپنی سیٹ پر جائیں، لابی میں ملیں یا آفس میں ملیں،اپنی سیٹوں پر جائیں شاباش،پلیز، مفتی صاحب! آئیں اپنی سیٹ پر،آپ وہاں بات کرتے ہیں ناتو اس کی آواز وہاں پر گونجتی ہے،Be serious in the House, please۔

قائد حزب اختلاف: جناب! یہ آپ کے کیمرے لگے ہیں، کشمیر کے اہم مسئلے پر بات ہو رہی ہے، گورنمنٹ کے لوگ گپ شپ لگا رہے ہیں، کشمیر کا اس سے کیا ہے اور ان کو بھی پتہ ہے اور ہمیں بھی پتہ ہے کہ جو کچھ ہوا ہے جی، وہ منصوبہ بندی کے ساتھ ہوا ہے، لہذا ہم کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہیں، وہاں پر جو ایکٹ پاس ہوا ہے اس کی ہم مذمت کرتے ہیں،اس کو زیادہ نقصان ادھر ابھی ہو رہا ہے لیکن ان لوگوں کی سپورٹ کے لئے ہم نے آواز دینی ہے۔آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔اور تو کسی نے بات نہیں کرنی اس پر؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، نعیمہ کشور صاحبہ کا مائیک کھولیں، جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! پہلے تو میں اس ریزولیوشن میں دو تین امنڈمنٹس کرنا چاہوں گی پھر اس پر بات کروں گی،اگر آپ اجازت دیں تو؟اس میں ایک میں یہ چاہوں گی کہ بابری مسجد کا جو متنازعہ فیصلہ آیا ہے،اس کی یہ ایوان مذمت کرتا ہے اور دوسرا بھارت میں جو متنازعہ قانون شہریت ہے،اس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور جو مسلمانوں کے خلاف اس کی شقیں ہیں،ان کو۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اور دوسرا اس کے نتیجے میں جو قیدی ہیں، ان کو فی الفور رہا کیا جائے۔ دوسرا جو نیشنل رجسٹریشن ایکٹ آسام میں نافذ ہے جو متنازعہ ہے اور جو مسلمانوں سے امتیازی سلوک کا حامل بل ہے، اس کو فی الفور واپس لینے کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر بھارت سے روکنے کے لئے عالمی اور ٹھوس اقدامات کرنے کا بھی مطالبہ کرتا ہے اور جو ان کا وزیر خارجہ ہے امیت شاہ اور جو بی جے پی کی حکومت ہے، ان پہ عالمی پابندیاں لگانے کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! یہ میری امنڈمنٹ ہے، اگر اس کو اس قرارداد میں شامل کیا جائے تو بڑی مہربانی ہوگی۔ دوسرا میں اس قرارداد کے حوالے سے بھی بات کروں گی، یہ میرے خیال میں ہمارے پاس ایک گولڈن چانس ہے کیونکہ جب کشمیر کا ایشو آیا اور کشمیر پہ ہم نے، ہمارے ملک نے یا جو ہمارے حکمرانوں نے کمزوری دکھائی، وہ اس طرح ہم کیش نہ کر سکے، ہم ایک تقریر سے آگے نہ بڑھ سکے اور تقریر کے بعد اس پہ ووٹنگ ہوئی تو وہ ممالک جو ہر وقت ہمارے ساتھ کھڑے تھے، انہوں نے بھی ہمارا ساتھ نہیں دیا لیکن اس وقت چونکہ پوری دنیا ان کے خلاف ہے جس طرح لاء منسٹر صاحب نے فرمایا اور بالکل صحیح فرمایا کہ امریکہ نے خود اس پہ Objection کیا ہے اور امیت شاہ پہ پابندی لگائی ہے اور وہ غور کر رہے ہیں کہ کس طرح ہم بھارت پہ پابندیاں لگائیں، تو میرے خیال میں یہ ہمارے پاس موقع ہے کہ بھارت کے کشمیر میں جو ظلم و ستم جاری ہے، 145 دن تقریباً ہونے کو آرہے ہیں اور کرفیو ابھی تک نافذ ہے تو یہ ہمارے پاس موقع ہے کہ ہم ڈپلومیٹک طور پہ عالمی سطح پر اس ایشو کو اٹھائیں لیکن بہت افسوس کی بات ہے کہ Kuala Lumpur Summit جب کشمیر کے نام پہ، کشمیر کے ایشو پہ ہمارے وزیر اعظم کی درخواست پہ بلایا جاتا ہے اور ہم اس سے پھر Backstep پہ چلے جاتے ہیں تو پھر ہمیں ان چیزوں کو بھی دیکھنا ہوگا، ہمیں اپنی فارن پالیسی کو بھی دیکھنا ہوگا۔ میرے خیال میں تو میں اپنی جماعت کے طور پہ اس کی مذمت کرتی ہوں کہ ایسے موقع پہ جب کشمیر کے پہلے تو ہمیں سوچنا چاہیئے کہ اس کا ہم پہ کیا Effect آئے گا، اگر ہم ان Effects کو دیکھتے اور پھر فیصلہ کرتے اس سے پہلے کہ ہمارا وزیر اعظم ٹویٹ کرتا ہے کہ ہم تینوں ترکی، ملائیشیا اور پاکستان بی بی سی کے لیول کا ایک چینل کھولیں گے جو ان چیزوں کو روکے گا اور جب کچھ دنوں کے بعد ہم پہ کچھ پریشر پڑتا ہے تو ہم واپس جاتے ہیں اور ہم اپنے دوست ممالک کو آپس میں دوستی بڑھانے کی بجائے آپس میں لڑاتے ہیں، تو میرے خیال میں ہماری فارن پالیسی کدھر تھی، ہمارا فارن آفس کدھر تھا کہ وہ ان چیزوں کو پہلے سے سمجھا دیتا کہ اس پہ Agree ہونے کے لئے ہمیں اپنے دوسرے دوست ممالک کا ہمیں کیا قیمت

ادا کرنی پڑے گی؟ تو میرے خیال میں اگر پہلے سے ہم سوچتے تو بہتر ہوتا لیکن یہ ہمیں اللہ نے ایک اور موقع دیا ہے کیونکہ بھارت جس بربریت کی طرف بڑھ رہا ہے جو وہ سیکولر کا دعویٰ کر رہا ہے، وہ صرف مسلمانوں کے ساتھ نہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، مس نعیمہ شمس صاحبہ، یہ جو امنڈمنٹس انہوں نے پیش کی ہیں، وہ۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں چھوٹی سے ایک عرض کرنا چاہتی ہوں، چونکہ میں قرارداد ایسی لے کر آتی ہوں اور بعد میں موقع تمام لوگوں کو اس لئے یہ درانی صاحب کو میں کہتی ہوں کہ وہ بات کریں کیونکہ میں چاہتی ہوں کہ جو مذمتی قرارداد ہو، وہ پاس ہو جائے کیونکہ میں اتنی Harsh کبھی بھی مطلب نہیں لے کر آتی تاکہ ادھر سے بھی کوئی ان کو بھی ظاہر ہے .بنی گالہ جواب دینا پڑتا ہے اور ہمارا تو ہوتا ہی Stance جو ہے Harsh ہوتا ہے کیونکہ بھارت نے یا جو کچھ ہو چکا ہے، وہ درانی صاحب بہت اچھے طریقے سے، نعیمہ کشور بی بی بات کر چکی ہے لیکن نعیمہ کشور صاحبہ کی جو امنڈمنٹس ہیں وہ اس میں ضرور لانی چاہیئں اور اگر سلطان صاحب بھی اس میں اگر کوئی امنڈمنٹس کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی لانی چاہیئے کیونکہ یہ کشمیر کا اور بھارت کا ایک ایسا Core issue ہے اور میں اس میں یہ ضرور کہوں گی کہ تمام اسمبلیوں اور نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے جو نمائندے ہیں، جو عوام کے نمائندے ہیں، ان کو ایک Dedication اس پہ دکھانی چاہیئے۔

جناب سپیکر: تھینک یو نگہت بی بی۔ سلطان خان صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں نے Already اس کے اوپر بات کی ہے لیکن میں تھوڑا سا یہاں پہ یہ ریکویسٹ کرنا چاہوں گا کیونکہ نیشنل ایشو جو ہوتا ہے وہ میں Agree کرتا ہوں نگہت بی بی سے کہ اس کے اوپر اس طریقے سے .بحث بھی ہونی چاہیئے اور اس طریقے سے اس کو Handle کرنا چاہیئے کہ یہ نہ لگے کہ اس میں بھی ہم ڈیبیٹ میں پڑ گئے ہیں۔ تو میں ریکویسٹ یہ کروں گا، میں صرف اتنا کہوں گا سر کہ یہاں پر حکومت کا Focus جو ہے اس میں کہاں پر کمی آئی ہے؟ مثلاً میں ایک گلہ بھی کرنا چاہتا ہوں، ابھی 10 دسمبر کو انٹرنیشنل ہیومن رائٹس ڈے تھا اور چونکہ ہیومن رائٹس ڈیپارٹمنٹ میرے پاس ہے تو میں نے ایک پروگرام سارے ممبران صاحبان کے لئے Arrange کیا اور کشمیر کے حوالے سے میں نے اس میں

سبجیکٹ کشمیر مقبوضہ کشمیر ہی رکھا لیکن ایک دو جو ہمارے اپوزیشن کے ممبرز ہیں، الائی خان آئے تھے اور میرے خیال میں اگر ایک آدھ ممبر اور اپوزیشن سے تھے ورنہ کوئی بھی اپوزیشن کا ممبر اس میں نہیں آیا تھا، میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں سر کہ بالکل یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ اس سے پہلے اگر آج کی، کچھ مہینوں کی اگر آپ پراگریس دیکھ لیں کشمیر کے اوپر کہ دنیا کی سطح پر کشمیر کا جو ایشو اجاگر ہوا ہے تو میرے خیال میں اگر پچھلے ادوار میں دیکھ لیں، کشمیر کمیٹی بھی ہوتی تھی، اسی طرح اور بھی فورمز ہوتے تھے تو اس کے اوپر اس طرح کا کام نہیں ہوا جو ابھی تقریباً ڈیڑھ سال سے ہوا ہے، تو اس کے اوپر بھی تھوڑا سوچنا چاہیئے، پھر 1990 کے بعد چونکہ میں نہیں کرنا چاہ رہا تھا لیکن تھوڑا بہت ابھی جواب دینا پڑتا ہے سر، اور میں نگہت بی بی سے اختلاف کرتا ہوں سر کہ بنی گالا آپ کو جواب، اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہیئے ہمیں، جواب دینا ہے اس اسمبلی میں ہمیں، عوام کے ووٹ سے ہم اس اسمبلی میں آئے ہیں، ہم عوامی ووٹ کے طریقے سے آئے ہیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: آپ تشریف رکھیں، اب ان کا نمبر ہے، آپ کو دو دفعہ موقع دیا ہے، نگہت بی بی، تشریف رکھیں، پلیز ایک دوسرے کو سنا کریں پلیز، جی۔

<u>وزیر قانون</u>: اب اگر میں یہ کہوں کہ آپ کو بلاول ہاؤس جواب دینا پڑے گا تو یہ پھر مذاق بن جائے گا یہاں پہ، تو سر۔۔۔۔۔

**(مداخلت)**

<u>وزیر قانون</u>: سر، اگر یہ بات ہوگی کہ آپ نے بنی گالا کو جواب دینا ہے تو میرے منہ سے پھر نکلے گا کہ آپ نے بلاول ہاؤس کو جواب دینا ہے، تو یہ باتیں تو پھر اچھی باتیں تو نہیں ہیں، بہر حال کشمیر کے ایشو پر آتے ہیں، سیاست میں نہ جائیں خدارا اور بلاول مجھ سے کہہ رہے ہیں میرا نام نہ لیں، یہ بلاول یہاں پر بھی ہمارا ایک بیٹھا ہوا ہے تو سر، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ سیاست میں نہ جائیں، یہ ایشو کے اوپر۔۔۔۔۔

**(مداخلت)**

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی! پلیز، نگہت بی بی! پلیز دیکھیں آپ کو دو دفعہ ٹائم دیا ہے، اب ان کا۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: وہ بلاول ہاؤس کے بارے میں بات کریں گے تو میں جواب تو دوں گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: انہوں نے اس بلاول کا نام لیا ہے، انہوں نے اس بلال کا نام لیا ہے، پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر قانون: اچھا سر، میں ایک اور پوائنٹ بھی کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں، یہاں پر جو سفارتی تعلقات کی بات ہوئی ہے جناب سپیکر، سر میں آپ کی توجہ سر، جو سفارتی تعلقات ہوتے ہیں، اس میں میں ریکویسٹ یہی کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس میں بڑے محتاط انداز سے بات کرنی چاہیئے۔ اس وقت اگر آپ دیکھیں تو اگر سعودی عربیہ ہے یا اگر ترکی ہے یا اگر ملائیشیا ہے یا اگر اور ممالک ہیں تو کشمیر کے ایشو کے اوپر سب کا مؤقف واضح ہے تو ہم کیوں یہاں پر اس کو Controversial بنائیں اور یہ بہت محتاط، درانی صاحب میرے بڑے ہیں، لیڈر آف اپوزیشن تو اب ہیں، اس سے پہلے ہمارے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں اس صوبے کے، وفاقی وزیر رہ چکے ہیں، ویسے بھی میں بڑا احترام کرتا ہوں تو سر، میرا تو اتنا تجربہ نہیں ہے کہ میں یہ بات کہوں لیکن میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ چونکہ سفارتی تعلقات جو ہوتے ہیں، اس کے اوپر جب بات ہوتی ہے، یہ بہت ایک پیچیدہ اور بہت محنت والا کام ہوتا ہے، دنیا کے اندر آپ نے اپنا مؤقف پیش کرنا ہوتا ہے اور یہ کوشش کرنی ہوتی ہے کہ آپ اپنا مؤقف مختلف ممالک میں جا کے ان سے منوالیں، تو میرے خیال میں وزیر اعظم عمران خان کشمیر کے ایشو کو دنیا کی سٹیج پر لانے میں جتنا وہ کامیاب ہوئے ہیں، آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں جب سے کشمیر کے ایشو کی Uprising ہوئی ہے اور وہاں پر یہ آزادی کی جنگ لڑی جا رہی ہے تو میرے خیال میں اتنا نہیں Highlight ہوا لیکن میں آخر میں سر، یہ کہوں گا کہ سیاست سے بالاتر یہ پورا ہاؤس خواہ وہ اپوزیشن ہو، میں اپوزیشن کی طرف سے بغیر ان سے پوچھے میں کہہ سکتا ہوں کہ خواہ وہ اپوزیشن ہو خواہ وہ حکومتی بنچز ہوں، کشمیر کے ایشو کے اوپر بھارت میں جو مسلمانوں کے اوپر زیادتی ہو رہی ہے، اس ایشو کے اوپر ہم سب ایک ساتھ ہیں، ہم میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور ہم بھارت کو ایک میسج دینا چاہتے ہیں اس فلور آف دی ہاؤس سے کہ پورا پاکستان کشمیر اور بھارت کے مسلمانوں کے پیچھے کھڑا ہے اور ان کو سپورٹ کرتا ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Members, may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: یہ ریزولیوشن کون پیش کرے گا؟

محترمہ ساجدہ حنیف: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ؟

محترمہ ساجدہ حنیف: جی۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: اس کی ریزولیوشن ختم ہو جائے پھر آپ کر لیں، پہلے کرتے ہیں۔
Sajida Bibi, MPA, to please move your resolution.

محترمہ ساجدہ حنیف: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ صوبائی اسمبلی میں موجود خیبر بینک کا ذیلی برانچ ارکان اسمبلی اور دیگر عملے کو ان کی دہلیز پر بینکنگ سہولیات فراہم کرتا ہے لیکن اس بینک کی سرگرمیوں میں بہت سی رکاوٹیں دیکھنے میں آئی ہیں، خاص طور پر بینک کا آئی ٹی نظام جو نہ تو مرکزی ہے اور نہ ہی اس کا سافٹ ویئر جدید ہے، ان وجوہات کی بناء پر اس سرکاری بینک سے صارفین کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ معزز ایوان صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ بینک کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھائے اور متعلقہ حکام کو ہدایات دی جائیں کہ وہ صارفین کے لئے اس بینک میں مرکزی سافٹ ویئر اور اے ٹی ایم 'سوائپ' کرنے کی سہولت فراہم کریں۔ صارفین اور بالخصوص ارکان اسمبلی کو ان کے بیرون ملک دوروں کے دوران بین الاقوامی سطح پر بینک کی سہولیات استعمال کرنے کی سہولت بھی فراہم کریں اور آخر میں میں اس معزز ایوان کی وساطت سے ڈائریکٹوریٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سے استدعا کرتی ہوں کہ آپ مہربانی سے اس مد میں ان کی مدد کریں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: یہ کوئی ریزولیوشن کا ایشو نہیں تھا، ساجدہ بی بی! یہ بینک ہے، ہمارے صوبے کا بینک ہے اور میں انہیں ہدایت کرتا ہوں کہ دو ہفتے کے اندر اندر یہ سارا سسٹم ٹھیک کرے، یہ ہماری اسمبلی کے Premises میں ہے اور ہمارے ہی ممبرز کا اس کے اندر اکاؤنٹس ہیں اور ایم ڈی خیبر بینک اس کو فی الفور اس قابل بنائیں کہ جو عوام کی ہمارے ممبرز کی مشکلات ہیں وہ فوراً دور کریں۔ عائشہ بانو صاحبہ۔

محترمہ عائشہ بانو: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ ریزولیوشن جی ہماری ہے جس پہ اکبر ایوب صاحب، فضل شکور، بلاول آفریدی اینڈ اکرم خان درانی صاحب کے Signatures ہیں۔

چونکہ عالمی سطح پر جیلوں میں ایک منظم Prison Management System موجود ہوتا ہے جس میں سزا یافتہ مجرموں کا تمام ریکارڈ موجود رہتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ خیبر پختونخوا کی جیلوں میں بھی مجرمان کی روزانہ گنتی کے لئے ایک ایسا جامع بائیو میٹرک نظام وضع کیا جائے جو کہ نادرا ریکارڈ کے ساتھ براہ راست منسلک ہو اور بوقت ضرورت متعلقہ اداروں کے پاس مطلوبہ معلومات موجود ہوں جس سے مستقبل میں کسی بھی ناخوشگوار یا غیر قانونی واقعہ سے بروقت نمٹنے میں مدد مل سکے۔ جناب سپیکر صاحب! ہر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس آ گیا نا بڑا کلیئر ہے۔

محترمہ عائشہ بانو: جی جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed. Janab Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں، ممنون بھی ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دے دیا۔ جس طرح آپ بہتر جانتے ہیں اور پاکستان کی تاریخ بھی گواہ ہے کہ پاکستانی عوام نے ہمیشہ آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، ملک میں جمہوریت کے استحکام اور بنیادی حقوق کے لئے ہر محاذ پر کوشش اور جدوجہد کی ہے۔ یہ 17 دسمبر 2019 کو جو اسلام آباد کی خصوصی عدالت نے ایک فیصلہ سنایا جس میں ایک ڈکٹیٹر، ایک ظالم کو پھانسی کی سزا سنائی گئی (تالیاں) اور اس کے خلاف پھر جو ہم میڈیا میں سن رہے ہیں، ٹاک شوز میں حکومتی نمائندے جو اپنے تجزیے پیش کر رہے ہیں اور جس طرح ہمارے اپوزیشن لیڈر نے فرمایا کہ اس جج کو Mentally incapable کہا ہے، میں جانتا ہوں ان کو، چیف جسٹس وقار احمد سیٹھ صاحب قابل ترین جج ہیں (تالیاں) ایمانداری میں سب سے اعلیٰ درجے کا جج ہے اور ان کے فیصلے Appreciate کرتے ہیں لوگ لیکن ان لوگوں نے ان کو کہا کہ ان کا دماغی، کتنی بری بات ہے؟ میں یہ کہتا ہوں حکومت کے ان کارندوں کو جو Non-elected ہیں، جو Selected ہیں اور باہر سے منگوائے ہیں اور وہ ٹی وی پر بیٹھ کر ہماری جوڈیشری کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں، ہماری جوڈیشری کو ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے، پھر جج کو بنایا

جارہا ہے تو یہ ایک اچھی روایت نہیں ہے کیونکہ اس میں دو اداروں کے ٹکراؤ کی طرف یہ جا رہا ہے، یہ میں جانتا ہوں، ایک سینیئر وکیل کی حیثیت سے یہ میں کہتا ہوں کہ اگر کسی فریق کو اس میں کوئی نقص Judgment میں نظر آرہا ہے، اس میں کوئی خفگانی ہے تو ان کے پاس اپیل کا دروازہ کھلا ہے، وہ اپیل کر سکتے ہیں، وہاں پر یہ کیس ڈسکس کر سکتے ہیں لیکن یہ نہیں ہے کہ یہاں پر جوڈیشری کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے، عوام جو ہیں پاکستانی عوام، وہ آزاد عدلیہ کے ساتھ ہیں اور یہ فیصلہ حقائق پر مبنی ہے، انصاف پر مبنی ہے، میرٹ پر مبنی ہے اور یہ قابل تعریف اور قابل تحسین فیصلہ ہے، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں اور ہم ہر محاذ پر ان کے ساتھ ہوں گے، اگر جوڈیشری کے خلاف کوئی ایسی بات آئی، ہم ان کے ساتھ ہیں (تالیاں) وہ ایک ڈکٹیٹر بلکہ میں مزید یہ کہتا ہوں کہ آپ پاکستان کی ہسٹری کو اٹھائیں، ستر سال میں یہ پہلی Landmark judgment آئی ہے، اس ملک میں کتنے مارشل لاز آچکے ہیں، کتنی آئینی حکومتوں کو پامال کرکے، اکیلے واحد یہ چیف جسٹس تھے اور یہ خصوصی عدالت ہے کہ انہوں نے جراءت کا مظاہرہ کرکے ان سب کو مطلب ہے، ان کو ایک Capital punishment دے دی گئی، ہم ان کو Appreciate کرتے ہیں اور ہم عدلیہ کے ساتھ ہیں، ہم ان کو سپورٹ کریں گے، Thank you very much۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till tomorrow 02:00 pm.

---

(اجلاس بروز منگل مورخہ 24 دسمبر 2019ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)